

سیاسنامہ

بخدمت ڈاکٹر فقیر محمد ہونزائی

بموقع

آمد پاکستان ماہ اپریل ۱۹۷۸ء

پیش کش

علامہ نصیر الدین نصیر ہونزائی

سپا نامہ

”جان عزیز“ جیسے پیارے دوست کے نام پر

جب میں اپنے آپ سے پوچھ لیتا ہوں کہ آیا کبھی یہ ممکن ہو سکتا ہے کہ کسی انسان کی اپنی جان پیاری جان اندر دنیٰ طور پر ایک ہی رہے اور بیرونی طور پر دو جسموں میں مجسم ہو کر عوام کو ورطہٴ حیرت میں ڈالے، تو میرے ضمیر سے، جو بار بار فنا کی زد میں آتا رہتا ہے، آواز کی انتہائی دھیمی کیفیت میں جواب ملتا ہے کہ ہاں تمہاری ”یک جان اور دو قالب“ ہونے کی زندہ مثال جان عزیز ہیں، اور تمہارے نزدیک ”جان عزیز“ کے معنی بھی یہی ہیں۔

جان کی باطنی وحدت اور ظاہری کثرت کے بارے میں اہل دانش کو ہرگز کوئی تعجب نہیں، کیونکہ جان کا اصل مطلب رُوح ہے اور رُوح تو ازلی وابدی طور پر ایک ہی ہے، اس لئے کہ وہ حقیقت میں تقسیم نہیں ہو سکتی ہے، اور قرآنِ متعَدِّس کی بہت سی آیات میں اس کا تذکرہ مل سکتا ہے، خصوصاً ”نفس واحدہ ۳۱/۲۸ کے عنوان کے تحت اس

کی یہی حکمت پوشیدہ ہے۔

دُنیا کے تمام انسانوں کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ اپنے قلبی جذبات کے اظہار کے لئے الفاظ کا انتخاب کریں اور اپنے عزیزوں کو اپنی پسند کے مطابق کسی نام سے پکاریں، چنانچہ میں اپنے عظیم المرتبت دوست ڈاکٹر اچھی. ایچ. ڈی انقیر محمد صاحب ہونزاتی کو "جان عزیز" کے نام سے پکارتا ہوں، کیونکہ وہ میری اپنی رُوح ہیں، کیونکہ وہ میرا عکس ہیں اور میں اُن کا عکس ہوں، اور دو عکس کی حقیقت ایک ہی ہوتی ہے۔

اللہ تعالیٰ کی یہ کتنی عظیم حکمت ہے، کہ انسان پر ایک وہ وقت بھی گزرتا ہے جس میں کہ وہ رُوح کی ہمہ گیری، جامعیت اور وحدانیت سے نا آشنا ہوتا ہے، اور ایک یہ وقت بھی آتا ہے کہ اس میں اس کو یقین کامل حاصل ہوتا ہے کہ تمام انسانی رُوحیں آپس میں ازلی وحدت و یگانگت برقرار رکھتی ہیں، خواہ اس حقیقت کو کوئی سمجھے یا نہ سمجھے لیکن حقیقت اپنی جگہ پر حقیقت ہی ہے، اس رُوحانی وحدت کا عملی ثبوت سب سے پہلے مومنین کے اقوال و افعال سے مل سکتا ہے اور یہی وجہ ہے کہ ایک حقیقی مومن اپنے عزیزوں کو اپنی جان اور اپنی رُوح قرار دینے کے لئے مجبور ہوتا ہے۔

وحدت کی صفت جس طرح اللہ تعالیٰ کی صفات میں سب سے
 عالی اور عظیم ہے، اسی طرح وحدت رُوحوں کے مقام پر بھی سب
 سے بڑی اہمیت کی حامل ہے، پُچھنا پتھر رُوحوں کی توحید کا فلسفہ
 ایسی نرانی شان رکھتا ہے، کہ اس کے جاننے سے یعنی یہ معلوم
 کر لینے سے کہ ہم مرنین رُوحانی طور پر نفسِ واحدہ کی طرح ایک
 ہیں، بے پناہ خوشی حاصل ہوتی ہے۔

”جانِ عزیز“ کا ذکرِ جمیل چھڑتے ہی مسئلہ توحید کیوں درمیان
 آگیا؟ اس لئے کہ آپ ہماری پیاری رُوح (یعنی جانِ عزیز) ہیں اور اپنی رُوح کیساتھ
 ہماری جو وحدت و سالمیت قائم ہے، اس کے بلے میں جاننا ضروری ہے لہذا ہم اپنی اس رُوحانی
 وحدت کا اظہار و اعلان کر دینا چاہتے ہیں۔

”جانِ عزیز“ کے بارے میں کچھ کہنے سے قبل پیار اور
 محبت کے تذکرے کیوں شروع ہو گئے؟ اس لئے کہ جانِ عزیز
 خود محبت ہی کا عنوان ہے، یعنی نہ صرف اسم ہی بلکہ مستابھی الفت
 و محبت کا موضوع ہے۔

”جانِ عزیز“ کی شکر گزاری اور تعریف و توصیف سے
 پیشتر رُوح کی باتیں کیوں کی گئیں؟ اس وجہ سے کہ جانِ عزیز
 ہماری رُوح ہیں، وہ ہماری رُوح مجتسم ہیں، لہذا ہم اپنی اسی رُوح
 کی وضاحت کر رہے ہیں، نہ کہ کسی اور رُوح کی۔

کیا یہ تحریر ڈاکٹر فقیر محمد ہونزائی کے سپاس نامہ کی حیثیت سے ہے یا کوئی علمی مقالہ کی حیثیت سے؟ یہ تحریر دونوں حیثیتوں سے ہے جبکہ ہم سپاس نامہ کو چاہتے تھے اور ڈاکٹر صاحب جماعت کے لئے علم کو، کیونکہ ان کو ذاتی تو صیف کے مقابلے میں جماعت کو علم مہیا کر دینا زیادہ عزیز ہے اور یہی وجہ ہے کہ ان کو میرے علاوہ جماعت کا باشعور طبقہ بھی "جان عزیز" کہنے لگا ہے۔

جب میں حلقہ احباب میں "جان عزیز" کو اسی پارا بھرے نام سے یاد کرتا ہوں تو اس پر خلوص آواز سے نہ صرف مجھے حقیقی خوشی اور راحت رُوح ہوتی ہے بلکہ تمام دوستوں کو بھی اس سے مسرت و شادمانی کی خوشبو محسوس ہو جاتی ہے، اور ان کے چہروں پر تصدیق و تائید کی روشنی نمودار ہونے لگتی ہے۔

فقیر صاحب عادات و اطوار اور اخلاق و کردار کے حقیقی معنوں میں ایک نورانی فیر ہیں، ان کو مادی دولت کی ذرا بھی طمع نہیں، مگر وہ علم و عرفان کے بادشاہ ہیں کیونکہ جو بصیرت ان کو عطا ہوئی ہے وہ کسی کو نہیں ملی ہے۔ کتاب شناسی کے میدان میں جو تجربہ ان کو حاصل ہوا ہے، اس کی کوئی مثال نہیں ملتی اور جتنا عزم عمل آپ میں ہے وہ کہیں بھی نہیں۔

آپ کے آباد اجداد نے علمی خدمت کے سلسلے میں بزرگانِ دین کی انتھک خدمات انجام دی تھیں، اور ہمیشہ وہ پیر و بزرگ حضرات دُعا فرمایا کرتے تھے، جس کے نتیجے میں خداوند تعالیٰ نے علم و فضل اور ایمان و ایقان کا یہ عظیم خزانہ اس خاندان میں سے پیدا کر دیا، سو کس قدر خوش نصیب ہے وہ خاندان جس کا جانِ عزیز چشم و چراغ ہیں۔

آپ خاندانی طور پر بدرجہ اتم دین سے وابستگی رکھتے ہیں، آپ ایمانِ کامل اور اخلاقِ حسنہ کے قابلِ تقلید نمونہ ہیں، آپ سخت محنت اور کامیابی کی ایک بہت ساری زندہ مثال ہیں، آپ امامِ عالی مقام کے علمی لشکر کے ایک نامور سردار ہیں، اور بڑی خوشی کی بات ہے کہ ان تمام خوبیوں کے باوجود ان کو ذرا بھی فخر نہیں وہ ایک حقیقی درویش کی سی زندگی گزار کر امام اور مذہب کی خدمت کرنا چاہتے ہیں۔

جانِ عزیز دینی اور دُنیاوی علوم اور مختلف زبانوں میں سے جو کچھ جانتے ہیں اگر اس کو تفصیلاً تحریر کیا جاتے تو اس کے لئے ایک بڑی ضخیم کتاب لکھنے کی ضرورت ہوگی، لہذا میں یہاں جانِ عزیز کے بارے میں صرف چند ہی باتیں لکھنا چاہتا ہوں اُمید ہے کہ تھوڑے ہی عرصے میں پوری دُنیا تے اسماعیلیت ان کی ذاتِ گرامی کی طرف متوجہ ہو جائے گی۔ اور ہر علم دوست فرد ان

کے علمی کارناموں سے مستفیض ہو جائے گا۔

جان عزیز فقیر محمد ہونزائی کے بارے میں ایک ولایت نامہ بیان کرتا ہوں جو کسی بھی معجزے سے ہرگز محم نہیں، وہ یہ کہ جس زمانے میں مولانا حاضر امامؑ کی پر حکمت تشریف اسماعیلیہ ایسوسی ایشن برائے پاکستان کے ہیڈ کوارٹرز میں آرہی تھی، تو اس میں تمام اسٹاف اور واعظین نچلی منزل میں انتظار کر رہے تھے اور ہر سہم چند ریسرچ ایسوسی اٹس کے آفس میں منتظر دیدار تھے کہ یکایک امام برحق صلوات اللہ علیہ کی عالی شان اور باکمال شخصیت دفتر کے دروازے سے داخل ہوتی، اور میں عقیدہ کے سہارے سے نہیں بلکہ یقین کامل کی روشنی میں کہتا ہوں کہ اُس وقت جان عزیز کی انا امام زمان کے نور میں عجیب طرح سے فنا ہو گئی، آپ پر ایک ایسی نرالی شان والی گریہ وزاری کی کیفیت طاری ہو گئی کہ اس کی کہیں مثال نہیں ملتی، مگر شاید ذکر کی انتہائی کامیاب مشقوں میں یہ پیرزے، جان عزیز مرزا نیم بسمل کی طرح تڑپ رہے تھے، عشق و محبت اور گریہ میں عاجزانہ تھکے تھرا ہٹ تھی اور یہ تمام کیفیات معجزانہ نوعیت کی تھیں، سرکار نامدار نے پوری خوشی اور خوشنودی سے آپ کے حق میں خصوصی دعائیں فرمائیں۔

مجھے اب تک کوئی ایسا یگانہ روزگار اور مفرد
 و ممت از شخص نہیں ملا ہے جو ظاہری علوم میں بہت
 بڑے پائے کا سکالر ہونے کے علاوہ دینی علوم میں
 بھی ایک خاص اور اعلیٰ مقام رکھتا ہو، بزرگانِ دین
 کے استارِ علمی سے باخبر، ذکر و عبادت کی حقیقی لذتوں
 سے واقف اور حقیقت و معرفت کے بھیدوں سے
 آشنا ہو، جیسے کہ جانِ عزیز ہیں۔

آپ شخصیت کے اعتبار سے ایک ہی ہیں
 مگر اہمیت اور قدر و قیمت کے لحاظ سے لاکھوں
 کے برابر ہیں، کیونکہ آپ امام روزگار کے ایک
 لائق روحانی فرزند ہیں، اور اس بات میں کوئی
 خاص تعجب بھی نہیں، جبکہ آپ پر امامِ عالی مقام
 کی خصوصی نظر ہے، جبکہ آپ رُوحوں کی ایک عظیم دنیا
 ہیں اور جبکہ آپ مرتبہ اسماعیلیت کا ایک زندہ
 اور اعلیٰ نمونہ ہیں۔

آپ علم و ادب اور حکمت و معرفت کے
 ایک گرانقدر خزانے کی حیثیت سے نہ صرف ہونزہ
 گلگت، چترال اور مملکتِ پاکستان کے اسماعیلیوں

کے لئے باعثِ فخر اور مایہ ناز ہیں، بلکہ آپ کی عظیم نیک نامی اور علمی شہرت سے سرتاسر عالمِ اسماعیلیت نازاں ہے، اور انشاء اللہ تعالیٰ مستقبلِ قریب میں یہ حقیقت روزِ روشن کی طرح دُنیا پر عیاں ہوگی۔

آپ نے اب تک جو مقالے اور رسالے لکھے ہیں اور جنہیں ترجیح دیتے ہیں، اُن سب میں انتہائی تحقیقی اور دُرست انداز سے کام کیا گیا ہے، چونکہ موصوف نہ صرف ایک محقق کی حیثیت سے علم کے سلسلے میں تحقیقی کام کو زیادہ پسند کرتے ہیں، بلکہ شروع ہی سے آپ کی یہ عادت چلی آتی ہے کہ ہر لفظ کو دقتِ نظر سے دیکھتے ہیں اور ہر پہلو سے اس کا تجزیہ و تحلیل کرتے ہیں۔

آج چونکہ موصوف ڈاکر صاحب ازراہ کرم ہمارے درمیان تشریف فرما ہوتے ہیں، لہذا آج ہماری ایک یادگار علمی عید کا دن ہے، جس کی وجہ سے ہمارے دلوں میں مسرت و شادمانی کا ایک سمندر موجزن ہو رہا ہے، اور ہم کس قدر خوش نصیب ہیں کہ عالی قدر ڈاکٹر فقیر محمد ہونزاتی ہمارے علمی اور روحانی دوست ہیں، چونکہ آپ واقعاً جانِ عزیز ہیں، اس لئے آپ ہم سب کو بہت چاہتے ہیں۔

جان عزیز! آپ سے یہ امر ہرگز پوشیدہ نہیں، کہ خانہ حکمت اور عارف کا ایک ہی مقصد و مآب ہے، لہذا ہم پاکستان اور کینیڈا کے ان دونوں علمی اداروں کے ارکان (ممبران) ایک ہی ہیں، اور انشاء اللہ تعالیٰ ہمیشہ کے لئے ہم ایک ہی رہیں گے، ایک دوسرے کی عزت کریں گے، اور ایک دوسرے کو اپنی جان کی طرح عزیز رکھیں گے، کیونکہ جان عزیز کے اسم میں بھی اور مستماں میں بھی ہمارے لئے یہی سبق رکھا ہوا ہے۔

جناب والا! آپ ہمارے خانہ حکمت اور ادارہ عارف کے علمی و ادبی طور پر پھلنے پھولنے کے لئے دُعا کریں اور اپنی کریماۃ عادت کے مطابق ان دونوں اداروں سے تعاون بھی فرمائیں۔ تاکہ ہم اہم حتی و حاضر کے تمام عزیز مریدوں کی کچھ علمی خدمت کر سکیں، آپ کے علم میں یہ بات روشن ہے کہ آج کی دُنیا میں اس مُقدس خدمت کی سخت ضرورت ہے۔

جناب نیکنام فقیر محمد ہونزاتی صاحب! ہم سب اس جمعیت کے افسر اد آپ سے یہ وعدہ کرتے ہیں کہ ہم ہمیشہ متفق و متحد رہیں گے، ہر وقت خانہ حکمت اور ادارہ عارف کی کامیابی کے لئے طرح طرح کی قربانیاں پیش کرتے رہیں گے، علمی خدمت کو آگے سے آگے بڑھاتیں گے اور حقیقی علم کی روشنی پھیلانے میں بڑی ہمت اور

جانفشانی سے کام لیں گے۔

معدّز اراکین! آیتے ہم سب مل کر عاجزی اور خلوص
دل سے اللہ تبارک و تعالیٰ کے حضور میں دعا گزاریں، کہ وہ کریم کا رُسا
اور رحیم بندہ نواز فقیر محمد ہونزائی کو دُنیا تے اسما حیلیت کی بھرپور
علمی خدمت کرنے کے لئے زیادہ سے زیادہ توفیق و ہمت عنایت
فرماتے! پروردگارِ عالم ان کو دونوں جہاں کی سلامتی، کامیابی اور
سرفرازی عطا کرے! آمین یارب العالمین!!

فقط آپ کا مخلص
نصیر اگدینے نصیر ہونزائی

۲۳- اپریل ۱۹۷۸ء

Knowledge for a united humanity

